5۔ نصوح اورو سلیم کی گفتگو

ڈپٹی نزیر سلیم دہلوی

(1831ء۔۔۔۔1912ء)

ابتدائی حالات:

نذیر احمد ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کرنے کے بعد دہلی آگئے، جہاں مولوی عبدالخالق کے شاگرد ہوگئے۔ بعد میں دلی سکول میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد عملی زندگی کا آغاز کنجاہ ضلع گجرات میں ایک اسکول میں مدرس کی حیثیت سے کیا ۔ تھوڑے دنوں بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے۔

۱۸۶۱ ءمیں انڈین نیشنل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے پہلے تحصیلدار اور بعد میں افسر بندوبست بنے۔ سر سالار جنگ کے ایما پر انگریزی ملازمت چھوڑ کر حیدر آباد دکن ملازمت اختیار کی۔ ایک عرصے تک وہ خدمت انجام دینے کے بعد ملازمت چھوڑ کر دلی آگئے اور بقیہ زندگی یہی گزاری ۔

اُسلوبِ نگارش:

آپ کے اصلاحی انداز کے حامل انداز ہیں کیونکہ ان سے انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام لیا۔ اگرچہ ڈپٹی نذیر احمد کی مقصد پسندی نے ناول کے فن کو کسی حدتک متاثر کیا... لیکن یہ مقصدیت، ان کے اسلوب بیان کی لطافت اور چاشنی کو ختم نہیں کرتی۔ ان کی زبان علمی بھی ہے اور وعوامی بھی۔ معاشرتی لطافتوں کے آئنہ دار محاوروں کے استعمال کا انھیں ملکہ حاصل ہے۔ بالخصوص عورتوں کی مخصوص زبان، محاوروں اور مکالموں کے وہ اُستاد تسلیم کیے گئے ہیں۔

تصانیف:

نذیر احمد دہلوی کا شمار اُردو کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ آپ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ آپ کے ناولوں میں "مراۃ العروس"، "بنات النعش"، "توبۃ النصوح"، "فسانہ مبتلا" اور "ابن الوقت" زیادہ اہم ہیں۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آموختہ	سبق	بالاخانہ	اوپر کا کمرا
بسروچشم	سرآنکھوں پر	بھلے مانس	شریف آدمی
پھڈی جوتی	نیچی ایڑھی [illegible]	شطرنج	ایک امیرانہ کھیل کا نام ہے جس کے پیچھے مہرے ہوتے ہیں
عمرِ دراز	لمبی عمر	گنجفہ	ایک کھیل کا نام جو تاش سے کھیلا جاتا ہے
معقول	مناسب	منجھلا	درمیانہ

سبق کا خلاصہ

یہ سبق ڈپٹی نذیر احمد کے ناول "توبۃ النصوح" سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کا پس منظر یہ ہے کہ ایک بار دلی میں ہیضے کی وباء پھیلی۔ دوسرے افراد کی طرح نصوح اس کی لپیٹ میں آگیا اور یہ سمجھنے لگا کہ موت اب قریب ہے۔ وہ

[redacted]

بہت مایوس ہوا۔ ان حالات میں اسے آخرت کی بے حد فکر لاحق ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے اسے نیند کی گولیاں کھلا کر سلا دیا۔ اسی نیند کے دوران اس نے خواب میں کچھ ہولناک مناظر دیکھے۔ اسے اپنے اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر بے حد افسوس ہوا۔ اس نے گزشتہ زندگی میں کی جانے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کا عہد کرتے ہوئے اپنی بیوی فہمیدہ کو اپنا مددگار بنایا۔ ایک دن اپنے بیٹے سلیم کو بالاخانے پر صبح کے وقت بیدار کے ذریعے جب بلایا تو سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔ بیدار نے اسے جگا کر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔ وہ ناراض تو نہیں۔ سلیم نے بیدار سے پوچھا کہ شاید کے شاید اسے ہی میرے بلانے کی وجہ پتا ہو۔ اسی دوران سلیم خود ہی والد صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ سلام کیا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ والد صاحب نے پوچھا "بیٹا آج مدرسے کیوں نہیں گئے؟" سلیم نے جواب دیا "کچھ دیر بعد جاوں گا ابھی کوئی گھنٹہ بھر کی دیر ہے۔ پھر والد صاحب نے پوچھا کہ کیا تم اکیلے مدرسے جاتے ہو یا بڑے بھائی کے ساتھ۔ سلیم بولا کبھی کبھی بھائی کے ساتھ ورنہ اکیلے ہی جاتا ہوں۔ والد صاحب نے اکیلے مدرسے جانے کی وجہ پوچھی۔ سلیم نے کہا کیوں کہ امتحان کے دن قریب ہیں بھائی جان منہ اندھیرے ہی امتحان کے سلسلے میں اپنے کسی دوست کے ہاں چلے جاتے ہیں۔ جب میں سکول پہنچتا ہوں تو بھائی کو سکول میں دیکھتا ہوں۔ والد صاحب نے دریافت کیا کہ کیا گھر میں امتحان کی تیاری نہیں ہو سکتی؟ سلیم نے کہا بھائی کے پاس ہر وقت شطرنج اور گنجفہ ہوتا ہے۔ ایسے میں تیاری مشکل ہے۔ باپ نے سلیم سے پوچھا، کیا تم بھی شطرنج کھیلتے ہو؟ سلیم نے کہا نہیں بلکہ میں تو ہر قسم کے کھیل کو ناپسند کرتا ہوں۔ باپ نے وجہ پوچھتے ہوئے کہا کہ

جہاں تک میری یاداشت کام کرتی ہے تم تو کھیلوں کے سودائی تھے، پھر یہ اچانک ایسا کیوں ہوا؟ سلیم نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے محلے میں چار لڑکے رہتے ہیں۔ یہ چاروں آپس میں بھائی ہیں۔ اور بہت نیک ہیں۔ بہت زیادہ شریف اور عظیم اخلاق والے ہیں۔ مدرسے کے دوران بھی آدھی چھٹی کے وقت یہ قریبی مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی ہونے کی وجہ بتائی۔ ان کی نانی صاحبہ سے ملاقات اور اچھی باتوں کا ذکر کیا کہ جب بھی اپنے بڑوں سے ملو تو سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرو۔ بچوں سے دوستی اور بڑی بی کی نصیحتوں کی وجہ سے میرا دل کھیلوں سے اچاٹ ہو گیا ہے۔

پس نصوح نے خاندان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے اپنی بیوی کو اپنا ہم خیال بنایا اور اصلاح کی ابتداء اپنے بیٹے سلیم سے کی۔ سلیم پہلے ہی اپنے ایک ہم جماعت کی نانی اماں سے اچھی اچھی باتیں سیکھتا۔ نصوح اس بوڑھی عورت کا بے حد شکر گزار تھا جو نصوح کے حصے کا کام سرانجام دے رہی تھی۔

مرکزی خیال:

جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتا ہے تو وہ دینوی زندگی کی بجائے ابدی زندگی کو سنوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی، اخلاقی حالت سدھارنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرجرو ہوگا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ

کے سامنے جوانده ہوگا۔ نصوح اپنے بیٹے کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اس سے روزمرہ کے معملات کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ایک عورت تخت پرجائے نمازبچھائے قبلہ رو بیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔لوگ ان کو'حضرت بی' کہتے ہیں۔میں سیدھاداالان میں اپنے ہم جماعت کے پاس جابیٹھا۔حضرت بی اپنے پڑھنے سے فارغ ہوئیں توانہوں نے مجھ سے کہابیٹا !گوتم نے مجھ کوسلام نہیں کیالیکن ضرورہے کہ میں تم کودعادوں ۔جیتے رہو، عمردرازہو،خدانیک ہدایت دے۔ان کایہ کہنا تھاکہ میں زمین میں گڑھ گیااورفوراًاٹھ کر میں نےادب سے سلام کیا۔ تب حضرت بی نے فرمایابیٹا،برامت ماننایہ بھلےمانسوں کادستورہے کہ اپنے سے جوبڑاہوتاہے اسے سلام کرلیاکرتےہیں۔اوریں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چونکہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو۔اس کے سبب مجھ کوبتادیناضرورتھا۔اس کےبعدحضرت بی نے مجھ کو مٹھائی دی اوربڑااسرار کرکےکھلائی۔ مدتوں میں ان کےگھرجاتارہا۔حضرت بی بھی مجھے اپنےنواسوں کی طرح چاہنےاورپیارکرنے لگیں اور مجھ کوہمیشہ نصیحت کیاکرتی تھیں۔تب ہی سے میراول تمام کھیل کی باتوں سے کھناہوگیا۔

مصنف کانام: ڈپٹی نذیراحمددہلوی

سبق کانام: نصوح اور سلیم کی گفتگو

حل لغت: تخت:گدی، قبلہ رو: قبلہ کی طرف منہ کرکے، والان: لمباکمرہ، عمردراز: لمبی عمر، زمین میں گڑھ جانا، دل کھناہونا: نفرت ہونا۔

سیاق وسباق:

اس سبق میں چارلڑکوں کی خوبیوں کواجاگرکیاگیاہے۔ جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشناس ہوتاہےتووہ دنیوی زندگی کی بجائےابدی زندگی کوسنوارنے کےجتن کرتاہے۔اصلاح کاکام اپنےگھرسے شروع ہوتاہے۔کنبےکاسربراہ پورے خاندان کی، اخلاقی حالت سدھارنےکاذمہ دارہوتاہے۔اگرخاندان کاسربراہ اپنےکنبےکی صحیح طورپرديکھ بھال کرےگاتووہ قیامت کےدن سرخروہوگااوراگروہ اپنےخاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرےگاتوقیامت کےدن اللہ کےسامنےجواندہ ہوگا۔نصوح اپنےبیٹےکی بہترتربیت اوراصلاح کےلیےاسےاپنےپاس بلاتاہےاوراس سےروزمرہ کے معملات کےبارےمیں گفت وشنیدکرتاہے۔وہ جاناچاہتاہے کہ اسکےبیٹے شب وروزکیسے گزارتےہیں۔

تشریح:

مصنف چھوٹےسلیم کےحوالےسے لکھتےہیں۔میں استادکےفرمان کےمطابق جب میں ان کےگھرگیا۔ان کوآواز دی توانہوں نے مجھےاندربلالیا۔میں نےدیکھا ایک عورت تخت پرجائےنمازبچھائےقبلہ رو بیٹھی کچھ پڑھ رہی ہیں۔وہ ان لڑکوں کی نانی ہیں۔جوکہ صوم وصلوٰۃکی پابند تھیں۔ لوگ احترام سے ان کوحضرت بی کہتے ہیں۔ میں سیدھابڑےکمرے میں اپنے ہم جماعت کےپاس جاکربیٹھ گیا۔اگرچہ گوتم نے مجھ کوسلام نہیں

کیالیکن ضرورہے کہ میں تم کودعادوں ۔جیتے رہو، عمردرازہو،خدانیک ہدایت دے۔ سلیم کہتاہے کہ میں یہ بات سن کربےحدشرمندہ ہوااورفوراًاٹھ کرمیں نے ادب سے سلام کیا۔ اس کےبعدانہوں نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شریفوں کادستورہے کہ اپنے سے جوبڑاہوتاہے اسے سلام کرتےہیں۔ہمارےپیارےنبی ﷺ کابھی یہی فرمان ہے کہ اپنے سے بڑوں کی عزت کیاکرو۔اس کےبعدمیں جب بھی ان کےگھرجاتوبڑی بی مجھےپیارکرتی اورپیاری پیاری باتیں بھی بتاتیں۔

مختصر جواب دیں۔

(الف) مبتدا سے معمولہ تک کا راستہ کتنے مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کا راستہ کم از کم دو مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

(ب) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ج) مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا؟

جواب: مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا، اس کا انحصار مبتدا اور خبر کی نوعیت پر ہے۔ اگر مبتدا اور خبر دونوں ایک ہی نوعیت کے ہوں، یعنی دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل ہوں، تو ان کا ملاپ نہیں ہوتا۔ اگر مبتدا اور خبر مختلف نوعیت کے ہوں، یعنی ایک اسم ہو اور دوسرا فعل ہو، تو ان کا ملاپ ہوتا ہے۔

(د) مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا؟

جواب: مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا، اس کا انحصار مبتدا اور خبر کی نوعیت پر ہے۔ اگر مبتدا اور خبر دونوں ایک ہی نوعیت کے ہوں، یعنی دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل ہوں، تو ان کا ملاپ نہیں ہوتا۔ اگر مبتدا اور خبر مختلف نوعیت کے ہوں، یعنی ایک اسم ہو اور دوسرا فعل ہو، تو ان کا ملاپ ہوتا ہے۔

(ہ) مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا؟

جواب: مبتدا اور خبر کا ملاپ کب ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا، اس کا انحصار مبتدا اور خبر کی نوعیت پر ہے۔ اگر مبتدا اور خبر دونوں ایک ہی نوعیت کے ہوں، یعنی دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل ہوں، تو ان کا ملاپ نہیں ہوتا۔ اگر مبتدا اور خبر مختلف نوعیت کے ہوں، یعنی ایک اسم ہو اور دوسرا فعل ہو، تو ان کا ملاپ ہوتا ہے۔

(و) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ز) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ح) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ط) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ی) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ک) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ل) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(م) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ن) مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں کون سے مراحل طے ہوتے ہیں؟

جواب: مبتدا سے معمولہ تک کے راستے میں پہلا مرحلہ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہے، جس کے نتیجے میں جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ا) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ب) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ج) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(د) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ہ) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(و) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ز) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ح) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ط) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ی) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

(ا) معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب: معمولہ اور اس کے مبتدا کے درمیان کئی مراحل ہوتے ہیں۔ ان مراحل کو سمجھنے کے لیے ہمیں پہلے مبتدا اور خبر کے ملاپ کو سمجھنا ہوگا۔ مبتدا اور خبر کا ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ اسمیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ اسمیہ کا کسی فعل کے ساتھ ملاپ ہونے کے بعد ہی جملہ فعلیہ وجود میں آتا ہے۔ اس جملہ فعلیہ کے ساتھ جب کسی اسم کا ملاپ ہوتا ہے تو وہ اسم معمولہ بن جاتا ہے۔

واحد	جمع	واحد	جمع
فرد	افراد	انتخاب	انتخابات
کتاب	کتب	مطلق	مطلقات
مسئلہ	مسائل		

(ب) مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

جواب:

الفاظ	معنی	لکھنے

جواب: عورت، کتاب، سبق، قواعد، زبان، علم۔

(ب) مصطف عالم، سبق، عالم اور علم کا اضافی سبق میں موقع و محل دیکھ کر اضافت کی تشریح کریں۔

الفاظ: کسی زبان سے اس زبان کے بولنے، سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت مکمل طور پر حاصل کرنے کے لیے اس زبان کی گرامر کا علم ہونا ضروری ہے۔ گرامر کے بغیر کسی زبان کے بولنے، سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت مکمل طور پر حاصل نہیں کی جا سکتی۔ گرامر کے بغیر کسی زبان کے بولنے، سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت مکمل طور پر حاصل نہیں کی جا سکتی۔ گرامر کے بغیر کسی زبان کے بولنے، سمجھنے، لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت مکمل طور پر حاصل نہیں کی جا سکتی۔

جواب: **مصطف عالم:** اضافی (اردو ترجمہ)
سبق عالم: تمیمی (عربی گرامر)

علم اضافت: اضافی لفظ کی تعریف: یہ وہ لفظ ہے جس کا معنی دوسرے لفظ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر، "مصطف" کا معنی "عالم" کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح، "سبق" کا معنی "عالم" کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

سوال نمبر ۱: اسم کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔ ہر قسم کی کم از کم دو مثالیں دیں۔

جواب: اسم کی تعریف یہ ہے کہ وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ، چیز یا تصور کے نام کو ظاہر کرے، اسم کہلاتا ہے۔ اسم کی دو اقسام ہیں: معرفہ اور نکرہ۔ معرفہ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کی نشاندہی کرے، جبکہ نکرہ وہ اسم ہے جو کسی عام شخص، جگہ یا چیز کی نشاندہی کرے۔ مثال کے طور پر، "احمد" معرفہ ہے کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا نام ہے، جبکہ "کتاب" نکرہ ہے کیونکہ یہ کسی بھی کتاب کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

سوال نمبر ۲: فعل کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔ ہر قسم کی کم از کم دو مثالیں دیں۔

جواب: فعل کی تعریف یہ ہے کہ وہ کلمہ جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر کرے، فعل کہلاتا ہے۔ فعل کی تین اقسام ہیں: ماضی، حال اور مستقبل۔ ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے وقت میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر کرے، جبکہ حال وہ فعل ہے جو موجودہ وقت میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر کرے۔ مستقبل وہ فعل ہے جو آنے والے وقت میں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر کرے۔ مثال کے طور پر، "کھایا" ماضی ہے کیونکہ یہ گزرے ہوئے وقت میں کھانے کے عمل کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ "کھاتا ہے" حال ہے کیونکہ یہ موجودہ وقت میں کھانے کے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳: حرف کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔ ہر قسم کی کم از کم دو مثالیں دیں۔

جواب: حرف کی تعریف یہ ہے کہ وہ کلمہ جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو ظاہر نہ کرے، حرف کہلاتا ہے۔ حرف کی دو اقسام ہیں: حرف جار اور حرف عطف۔ حرف جار وہ حرف ہے جو کسی اسم کو کسی فعل یا دوسرے اسم سے جوڑتا ہے، جبکہ حرف عطف وہ حرف ہے جو دو اسموں یا دو فعلوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، "میں" حرف جار ہے کیونکہ یہ اسم کو فعل سے جوڑتا ہے، جبکہ "اور" حرف عطف ہے کیونکہ یہ دو اسموں کو آپس میں جوڑتا ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل جملوں کو درست جواب سے مکمل کیجئے۔

جواب:

(ا) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) تین ہیں (ب) چار ہیں
(ج) پانچ ہیں (د) چھ ہیں

(ب) فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ج) حرف کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(د) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ہ) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(و) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ز) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ح) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ط) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ی) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ا) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ب) فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ج) حرف کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(د) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ہ) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(و) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ز) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ح) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ط) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ی) اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) دو ہیں (ب) تین ہیں
(ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

(ک) مجھے کے پیچھے ہیں وہ جزیرہ بتایئے۔

(الف) اسم ہے (ب) اسم
(ج) فعل ہے (د) فعل ہے

درست جواب لکھئے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶